Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۳۱/۶۶ | ۲۸ جمادی الاول ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۷ ہجرت ۱۳۵۶ہش ۔ ۱۷ مئی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۰۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۷ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

حالت پہلے جیسی ہے۔ کل دن بھر بے ہوشی رہی۔ بیڈ سور بہت بڑھ گئے ہیں۔ غذا نہیں لے سکتیں۔ گلوکوز ڈرپ لگ رہا ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور دردِ دل الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مقدس اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے آمین۔

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ :-

عزیزم مبشر احمد کے متعلق کل رات انگلستان سے فون آیا تھا کہ ایک دن بخار ہو گیا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُتر گیا۔ ڈاکٹر نے کچھ چیک بھی کیا تھا۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین ثم آمین

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ :-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب کی دعاؤں کے نتیجہ میں اب چار پانچ روز سے بخار ختم ہو گیا ہے، الحمد للہ۔ کھانسی بھی کم ہو رہی ہے۔ ابھی ضعف کی شکایت ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے۔

عزیزہ راشدہ بنت مکرم خواجہ محمد امین صاحب آف سمبڑیال شدید بیمار ہے احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کو کامل شفا عطا فرمائے۔

(خواجہ عبدالمومن۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم بے صبری چھوڑ کر صبر اور استقلال کے ساتھ خدا تعالیٰ سے توفیق چاہو

اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور خدا تعالیٰ سے استغفار کرتے رہو

"دیکھو انسان اپنے دُنیا کے معاملات میں جبکہ بے صبر نہیں ہوتا اور صبر و استقلال سے انجام کا انتظار کرتا ہے پھر خدا کے حضور بے صبری لے کر کیوں جاتا ہے۔ کیا ایک زمیندار ایک ہی دن میں کھیت میں بیج ڈال کر اسکے پھل کاٹنے کے فکر میں ہو جاتا ہے یا ایک بچہ کے پیدا ہوتے ہی کہتا ہے کہ یہ اِسی وقت جوان ہو کر میری مدد کرے۔ خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت میں اِس قسم کی عجلت اور جلد بازی کی نظیریں اور نمونے نہیں ہیں۔ وہ سخت نادان ہے جو اِس قسم کی جلد بازی سے کام لینا چاہتا ہے۔ اس شخص کو بھی اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھنا چاہیئے جس کو اپنے عیب عیب کی شکل میں نظر آجاویں ورنہ شیطان بدکاریوں اور بداعمالیوں کو خوش رنگ اور خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے۔ پس تم اپنی بے صبری کو چھوڑ کر صبر اور استقلال کے ساتھ خدا تعالیٰ سے توفیق چاہو اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو بغیر اس کے کچھ نہیں ... جب بیمار طبیب کے پاس جاتا ہے تو وہ اپنی بہت سی شکایتیں بیان کرتا ہے مگر طبیب شناخت اور تشخیص کے بعد معلوم کر لیتا ہے کہ اصل میں فلاں مرض ہے، وہ اس کا علاج شروع کر دیتا ہے ... ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے کبھی مایوس نہ ہو اور اس وقت تک طلب میں لگا رہے جب تک کہ غرغرہ شروع ہو جاوے۔ جب تک اپنی طلب اور صبر کو اس حد تک نہیں پہنچاتا انسان بامراد نہیں ہو سکتا۔ اور یُوں خدا تعالیٰ قادر ہے وہ چاہے تو ایک دَم میں بامراد کر دے مگر عشقِ صادق کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے کہ وہ راہِ طلب میں پویاں رہے۔ سعدیؒ نے کہا ہے ؎

گر نباید بدوست رہ بُردن ❊ شرطِ عشق ہست در طلب مُردن

مرض دو قسم کے ہوتے ہیں ایک مرض مستوی اور ایک مرض مختلف۔ مرض مستوی وہ ہوتا ہے جس کا درد وغیرہ محسوس ہوتا ہے۔ اسکے علاج کا تو انسان فکر کرتا ہے اور دوسری مرض کی چنداں پرواہ نہیں کرتا۔ اسی طرح سے بعض گناہ تو محسوس ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انسان ان کو محسوس بھی نہیں کرتا۔ اِس لئے ضرورت ہے کہ ہر وقت انسان خدا تعالیٰ سے استغفار کرتا رہے۔ قبروں پر جانے سے کیا فائدہ۔ خدا تعالیٰ نے تو اصلاح کے لئے قرآن شریف بھیجا ہے۔ اگر پھونک مار کر اصلاح کر دینا خدا تعالیٰ کا قانون ہوتا تو پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک مکہ میں کیوں تکلیفیں اُٹھاتے۔ ابوجہل وغیرہ پر اثر کیوں نہ ڈال دیتے۔ ابوجہل کو جانے دو۔ ابوطالب کو تو آپؐ سے بھی محبت تھی۔ غرض بے صبری اچھی نہیں ہوتی اس کا نتیجہ ہلاکت تک پہنچاتا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۵، صفحہ ۳۲۶)

پبلشر: مسعود احمد ❊ پرنٹر: سید عبدالحی ❊ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ❊ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ ؍ ہجرت ۱۳۵۶ ہش
۱۷ ؍ مئی ۱۹۷۷ء

اللہ تعالیٰ کے دو حق اور اُن کی ادائیگی کا طریق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے کہ حقیقی مومن دو صفات سے ضرور متصف ہوتے ہیں اُن میں سے ایک صفت ہے خشیۃ اللہ اور دوسری ہے محبّتِ الٰہی۔ اور پھر یہی نہیں کہ یہ دو صفات ان میں پائی جاتی ہیں بلکہ یہ دونوں صفات ان میں انتہائی کمال کو پہنچی ہوئی ہوتی ہیں یعنی یہ کہ وہ خدا سے ڈرتے ہی نہیں بلکہ صرف اُسی سے ڈرتے ہیں حتیٰ کہ اس کے خوف سے کانپتے رہتے ہیں اسی طرح وہ خدا سے محبت ہی نہیں کرتے بلکہ سب سے زیادہ محبت اُسی سے کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر جہاں تک مومنوں میں پائی جانے والی خشیتِ الٰہی کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"اِنَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مِّنْ خَشْیَۃِ رَبِّھِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِرَبِّھِمْ لَا یُشْرِکُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ اَنَّھُمْ اِلٰی رَبِّھِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَھُمْ لَھَا سٰبِقُوْنَ ۝" (المومنون آیات ۵۸ تا ۶۲)

ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے رب کے ڈر سے کانپتے رہتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور جو اپنے رب کا شریک کسی کو نہیں بناتے اور جو (خدا کے بخشے ہوئے مال کو آگے مستحقین کو) دیتے ہیں جو کچھ کہ وہ دیتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ انہیں ایک دن اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہوگا۔ یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرنے والے ہیں اور وہ ان (نیکیوں) کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

وہ صرف اللہ ہی سے اس لئے ڈرتے ہیں اور اس لئے اس کے خوف سے کانپتے رہتے ہیں کہ خدا نے خود انہیں دوسروں سے نہ ڈرنے بلکہ صرف اُس سے ڈرنے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

"فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ۔" (المائدہ آیت ۴۵)

ترجمہ: پس تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو!

اسی طرح اللہ تعالیٰ مومنوں میں جذبۂ محبتِ الٰہی کے انتہائی کمال پر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

"وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ؕ" (البقرہ آیت ۱۶۶)

ترجمہ: اور جو مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبّت کرتے ہیں۔

الغرض مومنوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت یہ دونوں جذبے اپنے انتہائی کمال کو پہنچے ہوئے ہوتے ہیں اور اپنے ان دو جذبوں کی وجہ سے وہ دنیا میں شناخت کئے جاتے ہیں۔ بظاہر یہ دونوں صفات باہم متضاد نظر آتی ہیں اور یہ امر محال معلوم ہوتا ہے کہ جس ہستی کا خوف دل میں ہو اُس سے شدید محبت بھی پیدا ہو لیکن خدا تعالیٰ کی ہستی ایک ایسی ہستی ہے کہ جس کے بارہ میں انسان کے دل میں ان دونوں جذبوں کا پوری شدت کے ساتھ پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے اس لئے کہ جہاں وہ قادر مطلق گناہوں کی سزا دینے میں شَدِیْدُ الْعِقَابِ ہے وہاں اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ہونے کی حیثیت میں ماں باپ سے بڑھ کر مہربان اور محبت کرنے والا بھی ہے اور اپنی ان دو [illegible] کارفرمائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہی اُس نے فرمایا ہے:-

"فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۝" (الزلزال آیات ۸، ۹)

ترجمہ: پھر جس نے ایک ذرّہ کے برابر (بھی) نیکی کی ہوگی وہ اس (کے نتیجہ) کو دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرّہ کے برابر بھی بدی کی ہوگی وہ اس (کے نتیجہ) کو دیکھ لے گا۔

ظاہر ہے کہ برائیوں اور گناہوں کا ارتکاب انسان کو اللہ تعالیٰ کے عتاب کا مورد بناتا ہے اور گناہوں سے اجتناب کے بعد نیکیوں کی بجا آوری اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرنے کا موجب بنتی ہے۔ اسی لئے جب انسان میں اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا ہوتی ہے تو وہ اس خشیت کے ماتحت گناہوں سے اجتناب اختیار کرتا ہے اور گناہوں سے اجتناب کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس میں نیکیاں بجا لانے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا مورد بننے کی امنگ پیدا ہوتی ہے جس کے زیرِ اثر اس میں محبتِ الٰہی کا جذبہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رب کے ڈر سے کانپنے والوں کے متعلق فرمایا ہے اُولٰٓئِکَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَھُمْ لَھَا سٰبِقُوْنَ یعنی وہ نیکیوں میں جلدی کرنے والے ہیں اور نیکیاں بجا لانے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے ہیں۔ مراد یہ کہ خشیتِ الٰہی کے نتیجہ میں گناہوں سے بچنے کی توفیق ملتی اور نیکیاں بجا لانے کی اُمنگ پیدا ہوتی ہے جو ترقی کر کے محبتِ الٰہی کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور انسان نیکیوں میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ خود اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو انسان میں خشیتِ الٰہی اور محبتِ الٰہی ہر دو جذبوں کا موجود ہونا ضروری ہے اس کے بغیر نیکیاں بجا لانا تو درکنار اسے گناہوں سے بچنے کی بھی توفیق نہیں مل سکتی

عیسائیت نے اللہ تعالیٰ کو سراپا محبت قرار دے کر محبتِ الٰہی پر تو زور دیا لیکن خشیۃ اللہ کو چنداں اہمیت نہ دی نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے پیرو خشیت سے عاری ہونے کے باعث گناہوں کے ارتکاب میں دلیر ہوتے چلے گئے اور رفتہ رفتہ نیکیاں معدوم ہوتی چلی گئیں۔ اس پر کفارہ کے باطل عقیدہ نے رہی سہی کسر پوری کر دی کیونکہ جب یہ تسلیم کر لیا گیا کہ خداوند یسوع مسیح نے صلیب پر جان دے کر ہمارے گناہوں کی سزا خود اٹھا لی اور کفارہ ادا کر دیا تو پھر نیکیاں بجا لانے کی ضرورت ہی باقی نہ رہی گویا آئندہ گناہوں کے ارتکاب کی کھلی چھٹی مل گئی۔

دیگر ادیان پر اسلام کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ بھی ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت دونوں پر یکساں زور دیا۔ اس طرح اس نے انسان کو شیطان کی غلامی اختیار کرنے سے محفوظ کر کے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کی راہ آسان کر دی اور اس پر غیر محدود روحانی ترقیات کے دروازے کھول دیئے۔ حق یہ ہے کہ عبادتِ الٰہی کا حق ادا نہیں ہوتا جب تک انسان میں خشیۃ اللہ اور محبتِ الٰہی دونوں اپنے کمال کو نہ پہنچے ہوئے ہوں اور عبادت خود اپنی ذات میں ان دونوں جذبوں کی پورے طور پر آئینہ دار نہ ہو۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عبادت کے ان دو اہم اور بنیادی حصوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"عبادت کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتا ہے۔ اور اس کی روح گداز ہو کر الوہیت کی طرف بہتی ہے اور عبودیت کا حقیقی رنگ اس میں پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے۔ اسی لئے فرمایا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔ اور دنیا کی ساری محبتوں کو غیر فانی اور آنی سمجھ کر حقیقی محبوب اللہ تعالیٰ ہی کو قرار دیا جاوے۔ یہ دو حق ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنی نسبت انسان سے مانگتا ہے ....

خوف اور محبت دو ایسی چیزیں ہیں کہ بظاہر ان کا جمع ہونا بھی محال نظر آتا ہے کہ ایک شخص جس سے خوف کرے اس سے محبت کیونکر کر سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت ایک الگ رنگ رکھتی ہے۔ جس قدر انسان خدا کے خوف میں ترقی کرے گا اسی قدر محبت زیادہ ہوتی جاوے گی۔ اور جس قدر محبتِ الٰہی میں ترقی کرے گا اسی قدر خدا تعالیٰ کا خوف غالب ہو کر بدیوں اور برائیوں سے نفرت دلا کر پاکیزگی کی طرف لے جائے گا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۸، ۲۹۹)

۝

بے خوف ہو کر مت رہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"بے خوف ہو کر مت رہو، استغفار اور دعاؤں میں لگ جاؤ اور ایک پاک تبدیلی پیدا کرو .... خدا کا وجود برحق ہے۔ جو ظلم کی راہ سے خدا کے حقوق دوسروں کو دیتا ہے۔ وہ ذلّت کی موت دیکھے گا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۶۵)

۝

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امنِ عالم کے متعلق اسلامی تعلیمات

(مکرم مولوی حمید اللہ خان صاحب مبلغ سلسلہ مقیم سیرالیون)

موجودہ دور میں قیامِ امن کا مسئلہ بنی نوعِ انسان کے لئے ایک انتہائی اہم اور بنیادی نوعیت اختیار کر گیا ہے۔ آج کے دور میں اگر ایک طرف نوعِ انسان اپنی مادی ضروریات کے حصول کے لئے زمین کے پوشیدہ خزانوں کو باہر نکال رہی ہے اور چند اقوام آسمانوں کی طرف اپنی تحقیق و جستجو کے دامن کو پھیلا رہی ہیں تو دوسری طرف اخلاقی انحطاط بھی اپنے عروج پر ہے۔ اس اخلاقی انحطاط کی بدولت اقوامِ عالم اور پوری نسلِ انسانی اس طرح کشمکش میں مبتلا ہیں کہ امنِ عالم درہم برہم ہو رہا ہے۔ امنِ عالم اس لئے درہم برہم ہو رہا ہے کہ نوعِ انسان ایک ضابطۂ حیات سے دُور جا چکی ہے۔ ہمارے نزدیک وہ ضابطۂ حیات صرف اور صرف اسلام اور اس کی پیش کردہ مقدس اور اعلیٰ تعلیم ہے۔ گو آج اقوامِ عالم اِس ابدی حیات کے پیغام سے غافل ہیں مگر وقت آ رہا ہے جب پائیدار امن کے حصول کے لئے ساری نسلِ انسانی کو اِس ضابطۂ حیات کو اپنی زندگیوں کا عنوان بنانا ہوگا۔ ایسا کئے بغیر امنِ عالم درہم برہم ہوتا رہے گا۔

اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب نے بھی امن کی اہمیت کے پیشِ نظر اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے مگر ان مذاہب کی پیش کردہ تعلیم دربارۂ امن ناقص اور ناتمام ہے۔

واقعہ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی مذہب نے امن و امان کو اپنا نصب العین قرار دیا ہے اور مستقل اور حقیقی پائیدار حالتِ امن کے اسباب و بواعث کے بہم پہنچنے پر سب سے زیادہ زور دیا ہے تو وہ اسلام ہی ہے اس میں شبہ نہیں کہ قیامِ امن کی تاکید اپنے اپنے پیرووں کو دنیا کے ہر مذہب نے کی ہے مگر اسلام کی فضیلتِ مخصوص یہ ہے کہ اس نے جس اہتمام کے ساتھ اس مقصد کے حصول پر زور دیا ہے، جس تفصیل اور وضاحت کے ساتھ اس کی تدابیر اور ذرائع بیان کئے ہیں اور جس جامعیت کے ساتھ اس کے موجبات پر نظر کی ہے اس کی نظیر سے دنیا کا تمام مذہبی لٹریچر خالی ہے۔

مذاہب کی تعداد اگرچہ بہت زیادہ ہے لیکن اس وقت صرف چار مذاہب ہیں جن کے ماتحت متمدن دنیا کی بیشتر آبادی منقسم ہے مسیحیت[۱]، اسلام[۲]، بدھ مت[۳] اور ہندو مذہب[۴]۔ لیکن چونکہ اسلام کے علاوہ باقی مذاہب کی کتبِ مقدسہ انسانی دست برد سے محفوظ نہیں رہیں اس لئے ان کے بیانات کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہو چکے ہیں اسلئے مشکوک تعلیم و بیانات پر دنیا کی ہدایت اور راہنمائی کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی اسلئے ہم امنِ عالم کے متعلق اسلامی تعلیمات کے بارے میں بیان کرتے ہیں تاکہ ہم ایک یقین اور قطعیت کے ساتھ اپنے عقائد کی بنیاد قائم رکھ سکیں۔ ایک ایسی کتابِ مقدس پر جو انسانی دست برد سے پاک اور محفوظ ہے اور جس کے بیان پر ہم ایسے ہی یقین رکھ سکیں جیسے ہمیں اپنے نفس پر اور اپنے وجود پر یقین ہے اور کہہ سکیں کہ اس کا لفظ بلفظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس تعریف پر پورا اُترنے والی کتاب صرف قرآن کریم ہے۔

امنِ عالم کے متعلق اسلامی تعلیمات پیش کرنے سے قبل یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ لفظ "امن" کی تشریح کر دی جائے۔ ایسے الفاظ کی تعریف منطق کے قواعد کی پابندی سے مرتب کرنا دشوار ہے۔

ایسی چیزوں کی تعریف اور شناخت کا اصل طریق یہ ہے کہ ان کے اضداد ان کے سامنے لائے جائیں تاکہ دونوں کی خصوصیات کے تضاد و تقابل سے ذہن از خود ایک مفہوم اخذ کرے۔

جیسے تاریکی کا اگر تجربہ نہ ہو تو روشنی کا لفظ بے معنی ہے۔ تندرستی کی شناخت اپنی ضد بیماری کے باعث ہوتی ہے۔ بدصورتی سے اگر کوئی واقف نہ ہو تو حُسن کا کوئی مفہوم ذہن میں پیدا نہ ہوگا۔ ٹھیک اسی طرح امن کا صحیح مفہوم صرف اسی وقت سمجھ میں آ سکتا ہے جب بدامنی سے اس کا تقابل کیا جائے۔ مگر علماء نے امن کی تعریف بھی کی ہے۔ وہ تعریف یہ ہے کہ "امن نام ہے اس حالت کا جس میں داخلی حیثیت سے انسان سکونِ خاطر محسوس کرے اور خارجی حیثیت سے جس میں قانون و آئین کی عملداری ہو۔"

اب ظاہر ہے کہ ایسا امن جس میں انسان داخلی حیثیت سے سکونِ خاطر محسوس کرے اور خارجی حیثیت سے جس میں قانون و آئین کی حکمرانی ہو ایسا اہم اور بنیادی نوعیت کا مسئلہ ہے کہ اس بارہ میں کوئی انسان اپنی طرف سے اصول وضع نہیں کر سکتا کیونکہ انسانوں کے باہمی مفاد، خواہشات اور آرزوئیں آپس میں ٹکراتی ہیں۔ اس اصل کو ایسی ہستی ہی وضع کر سکتی ہے جو سب انسانوں کو امن دینا چاہتی ہو، ان پر اختیار و اقتدار رکھتی ہو اور وہ ہر قسم کے مفاد، خواہشات اور آرزوؤں سے بلند و بالا ہو۔ ایسی ہستی صرف اور صرف خداوند کریم کی ذاتِ پاک ہی ہو سکتی ہے۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ آجکل دنیا کے تمام لوگ امن کے خواہشمند ہیں مگر امن ان کو میسر نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں اتنی مختلف الانواع مخلوق ہے کہ جب تک کسی ایک قاعدہ کے ماتحت امن کا حصول نہ ہو اس وقت تک سب لوگ مطمئن نہیں ہو سکتے کیونکہ ان متضاد خواہشات اور متضاد ضرورتوں اور متضاد جذبات کا ایک ضابطۂ حیات کے ماتحت آنا ضروری ہے۔ ایک ضابطۂ حیات کے ماتحت لائے بغیر امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے؟

اسلام نے امنِ عالم کو نقصان پہنچانے والے محرکات کی بیخ کنی کی ہے۔ وہ محرکات کم و بیش یہ ہو سکتے ہیں:۔

۱۔ جذبۂ انتقام۔ باوجود معاہدات ہو جانے کے یہ جذبہ جنگ پر اُبھارتا ہے اسلئے اس جذبہ کی اسلام نے بیخ کنی کی ہے۔
۲۔ خواہشِ ناموری۔
۳۔ توسیع مملکتِ قومی۔
۴۔ ہوسِ زر۔
۵۔ تعصب خواہ قومی ہو یا مذہبی۔
۶۔ موجودہ تمدن۔ موجودہ تمدن بھی اسبابِ نقصِ امنِ عالم میں سے ایک اہم سبب ہے، تجارتی رقابت بھی ایک اہم سبب ہے۔

اسلام اپنے عالمگیر پیغامِ امن کی بنیاد لوگوں کے دلوں میں قائم کرتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ اگر چاہتے ہو کہ انسان اخلاقی، روحانی اور مادی ترقی کرے اور کرتا چلا جائے تو اسے دنیا کی لذات، دنیا کے لالچ، دنیا کے فریب اور ہوا و ہوس سے پاک رکھو۔ اسلام کا سنہری اصول جس سے بڑھ کر دنیا کے کسی مدبر و مفکر نے پیش نہیں کیا یہ ہے:۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○

گویا انسانی تعلقات کی بنیاد اِن اصولوں پر قائم رہنی چاہیئے۔

ابھی بیان کیا گیا ہے کہ اسلام اپنے پیامِ امن کی بنیاد سب سے پہلے لوگوں کے دلوں اور روحوں میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ آئیے دیکھیں کہ دنیا کے چند مشہور مفکرین اور علماء بھی امنِ عالم کے قیام کے لئے سوچتے سوچتے اسلام کی اسی اصل کی پیروی کر رہے ہیں یا نہیں!

مشہور فلسفی و مفکر اور اہلِ قلم رابندر ناتھ ٹیگور ایک فرانسیسی مفکر کی کتاب "ٹو دی نیشنس" کا مقدمہ لکھتے ہوئے تحریر کرتا ہے:۔

"مَیں اسی لئے اپنے اعتقاد (دربارۂ امنِ عالم) کی بنیاد کسی جدید نظام پر نہیں رکھتا بلکہ ان اخلاقی غلاظتوں کی صفائی پر رکھتا ہوں جن سے زہریلے بخارات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہماری نظرِ تلاش ہر قوم کے ایسے افراد پر پڑتی ہے جو غور و فکر سے کام لینے والے ہوں، شریفانہ احساس رکھتے ہوں۔ اعمالِ صالحہ کے پابند ہوں اور اسی طرح دنیا میں اخلاق اور صداقت کی منادی ہوتی رہے اس لئے کہ راستی پیدا ہو جانے کے بعد خود اپنی زندگی کا سامان کر لیتی ہے اور اپنے راستہ سے خود بخود سب رکاوٹیں دُور کرتی جاتی ہے۔ حیاتِ اخلاقی اپنا راستہ ہتھوڑیوں اور کلہاڑیوں کی مدد سے نہیں بناتی بلکہ مناسب زمین میں پڑے ہوئے تخموں کی طرح اس کی جڑیں زمین کے اندر اندر اور شاخیں آسمان تک پھیلتی جاتی ہیں۔ اس زندگی کی شرط صرف یہ ہے کہ خیال، احساس اور ارادہ میں پاکیزگی رکھی جائے باقی چیزیں از خود پیدا ہو رہیں گی۔"

(مقدمہ "ٹو دی نیشنس" از رابندر ناتھ ٹیگور صفحہ ۱۱)

اسی طرح مشہور فرانسیسی فلسفی، صاحبِ قلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور صاحب فکر و دانشور موسیو پال ریچرڈ اپنی کتاب "ٹو دی نیشنز" میں صفحہ ۶ پر لکھتا ہے:-

"لوگوں نے چاہا کہ خارجی ذرائع سے امن کو وجود میں لائیں حالانکہ یہ شے ان کے بس کی نہیں۔ امن کا مولد و منبع قلبِ انسانی ہے۔۔۔ انسان کی انسانیت سے بیگانگی، انسان میں دوسروں کے مساوی ہونے کا عدم احساس۔ انسان کا قلب ہی وہ سرچشمہ ہے جہاں سے سیلابِ خون نکل کر تمام کرۂ ارض پر جوش زن ہوتا ہے۔ اسی سرچشمہ کو خشک کر دینے سے دنیا سے جنگ کا وجود رخصت ہو سکتا ہے تاوقتیکہ انسان کے باطن میں، انسان کے نفس میں اصلاح نہ ہوگی تمام خارجی تدابیر، تمام بیرونی کوششیں لاحاصل رہیں گی اور امن و صلح کے ظاہری قالب کے اندر جنگ و بدامنی کی روح حرکت کرتی رہے گی۔"

اسی طرح مشہور فلسفی برٹرینڈ رسل کو کہنا پڑا کہ "امن کے قیام کے لئے قوموں کو آپس کے تعلقات میں مسیحی محبت (Christian Love) سے کام لینا چاہیئے۔"

اسی طرح بعض اور مغربی مفکرین نے تمام انسانی آبادی کو ایک رشتۂ اتحاد میں منسلک کرنا چاہا جیسے نامور فرانسیسی فلسفی آگسٹ کومٹ نے انیسویں صدی کے وسط میں ایک مذہب انسانیت کی بنیاد ڈالی اور اپنے پیش کردہ فلسفہ (پازیٹو فلاسفی) میں خدا کی پرستش کی بجائے انسانیت کی پرستش لازمی قرار دی۔ اسی طرح سوشلسٹ طبقہ کا نصب العین بھی مساوات عامہ اور اشتراک انسانیت ہے۔

لیکن اگر ان سے یہ سوال ہو کہ کوئی کیوں اپنی ذات کو چھوڑ کر انسانیت کی پرستش کرے تو اس کا کیا جواب دیں گے؟

ایثار و بے نفسی کی مستقل و پائیدار بنیاد کا کام صرف یہ عقیدہ دے سکتا ہے کہ زید و بکر، شاہ و گدا، نیک و بد، مومن و کافر، یہ اور وہ سب اپنی اصل سرشت کے لحاظ سے ایک ہیں، ایک ہی سمندر کی لہریں ہیں اور ایک ہی آفتاب کی شعاعیں ہیں۔

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند
کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

گویا جہاں تک اس اصل تعلق ہے قیام امن کے لئے قلوبِ انسانی میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے تو اس سے یہ فلاسفر اسلام کی ہی پیش کردہ تعلیم کے مطابق چند قدم آگے چلے ہیں مگر یہ کہ یہ تبدیلی کس طرح ہوگی، یہ عظیم مقصد کس طرح حاصل ہوگا۔ کیا یہ نظریہ محض نظریہ ہی رہے گا یا عملی صورت اختیار بھی کرے گا؟ اس بارہ میں وثوق کسی کو بھی نہیں ہے۔ ان کے نظریات محض نظریات ہی رہے گو یہ نظریات بھی ناقص تھے اسلئے کہ ان نظریات کی کوئی ٹھوس بنیاد قائم نہ کی گئی تھی جبکہ اسلام اس مسئلہ کو ایک فطرتی انداز سے حل کرتا ہے اور یہی اسلام کا اوّلین وصف ہے۔

اسلام اوّلاً اس بات کا مدعی ہے کہ نوعِ انسان کو ہر قسم کے مشکلات و مصائب سے نجات دینے کے لئے ہمیشہ آسمان سے سامان ہوتے چلے آئے ہیں۔ اسی طرح اس اہم مسئلہ کا حل ہوگا کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا طریقِ زندگی انسانی معاشرہ اور انسانی امن اور انسانی فلاح و بہبود کو دوبارہ دنیا میں نئے سرے سے زندہ کیا جائے گا۔

ماموزِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ
ان تمام روحوں کو جو زمین
کی متفرق آبادیوں میں آباد
ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا
ان سب کو جو نیک فطرت
رکھتے ہیں توحید کی طرف
کھینچے اور اپنے بندوں کو
دینِ واحد پر جمع کرے۔"

(الوصیت صفحہ ۶)

(باقی)

لجنات توجہ فرمائیں

تمام لجنات نوٹ کر لیں کہ اب دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے صرف اُن ماہوار رپورٹوں کی وصولی کی اطلاع بھجوائی جائے گی جن میں کوئی دریافت طلب امر ہو۔ عام معمول کے مطابق آنے والی رپورٹوں کی وصولی نہیں بھجوائی جائے گی۔ کیونکہ رپورٹیں بھجوانے والی لجنات کے نام مصباح میں شائع ہو جاتے ہیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تحریکِ جدید کی غرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریک جدید جاری کرنے کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"تحریک جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی ورنہ درحقیقت تحریک قدیم ہی ہے ۔۔۔۔۔۔ اور یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ ہمیں ایک پرانی چیز کو نئی کہنا پڑا کیونکہ لوگ اس سے ناواقف ہو چکے تھے اور وہ جدید نہیں بلکہ قدیم ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس سے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنی طرزِ زندگی کی بالکل وہی شکل نہیں بنا سکتے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی طرزِ زندگی کی شکل تھی مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے۔" (الفضل جلد ۲۱ نمبر ۱۲۲۔ کتاب مطالبات تحریک جدید صفحہ ۳)

(وکیل الدیوان۔ تحریک جدید)

مطالعہ کتب

ماہ ہجرت / مئی میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام خدام سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ناظمین اور منتظمین اطفال متوجہ ہوں

تمام مجالس کو ان کے بجٹ کی وصولی / بقایا کی پوزیشن خطوط کے ذریعہ بھجوائی جا رہی ہے جن مجالس نے تا حال اپنا بجٹ تدریجی لحاظ سے پورا نہیں کیا براہِ کرم فوری توجہ فرماتے ہوئے اس اہم ذمہ داری کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم منیر احمد خان صاحب مکان ۱۱/۲۳ دار الرحمت شرقی الف ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری غلام جیلانی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۹/۱۴ واقع محلہ دار العلوم شرقی رقبہ ایک کنال والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) نصیر احمد خان صاحب (۲) داؤد احمد خان صاحب (۳) رشید احمد خان صاحب پسران مرحوم (۴) شفاعت النساء بیگم صاحبہ (۵) بشارت النساء بیگم صاحبہ (۶) شمیم شوکت صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ بالا مرحوم کے تمام وارثان کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیں۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

صاحب استطاعت احمدی بچوں کا فرض ہے کہ وہ "تشحیذ الاذہان" خود خرید کر پڑھیں اپنے دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں!

(مینجر تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۰۸۷

میں ناصرہ بٹ بنت محمد عبد اللہ صاحب بٹ قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زیور طلائی ۶ ماشے مالیتی -/۳۰۰ روپے (۲) ایک گھڑی مالیتی -/۸۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ دس روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: ناصرہ بٹ بنت محمد عبد اللہ صاحب بٹ محلہ حویلی والا چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: عبد الرحیم عارف ولد میاں جوار محمد صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: محمد اسمعیل بٹ ولد میاں رحیم بخش صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۳۰۸۸

میں عبد الغفار خان ولد محمد علی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۶۔ احمد آباد ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ فروری ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زرعی اراضی ۲۲ کنال ۷ مرلے مالیتی -/۴۵,۰۰۰ روپے (۲) مکان پختہ ایک کمرہ موضع چک ۲۶ احمد آباد ضلع گجرات -/۳,۰۰۰ روپے اس میں نصف کا مالک ہوں (-/۱۵۰۰ روپے) (۳) نقد نیشنل بنک آف پاکستان ڈنگہ -/۷۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۲ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی اراضی ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: عبد الغفار خان ولد محمد علی خان صاحب موضع چک ۲۶ احمد آباد ضلع گجرات۔ گواہ شد: حکیم مرغوب اللہ صدر موصیان جلیل دواخانہ شیخوپورہ۔ گواہ شد: مرزا محمد اسلم بیگ محلہ حسین مرزا درکان روڈ۔ شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۳۰۸۹

میں حکیم سردار محمد ولد محمد عبد اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ دوکانداری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن دار العلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ مارچ ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک مکان واقع دار العلوم ربوہ مالیتی -/۱۸,۰۰۰ روپے (۲) دوکان میں تین ہزار کا راس المال ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت دوکانداری ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: حکیم سردار محمد دار العلوم شرقی A ۴۵/۴ ربوہ۔ گواہ شد: محمود علی پسر موصی دار العلوم ۴۵ ربوہ۔ گواہ شد: فضل الدین نگری وصیت نمبر ۲۵۳۰

مسل نمبر ۲۳۰۹۰

میں نواب بی بی زوجہ حکیم سردار محمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ مارچ ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے: (۱) ایک عدد سلائی مشین مالیتی -/۳۰۰ روپے (۲) نقد مبلغ -/۱۰۰۰ روپے (۳) حق مہر ۳۲/۴۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: نواب بی بی زوجہ حکیم سردار محمد صاحب دار العلوم شرقی A ۴۵/۴ ربوہ۔ گواہ شد: حکیم سردار محمد خاوند موصیہ دار العلوم شرقی A ۴۵/۴ ربوہ۔ گواہ شد: فضل الدین نگری وصیت نمبر ۲۵۳۰

مسل نمبر ۲۳۱۱۸

میں فضل الحق سیٹھی ولد میاں محمد ابراہیم صاحب سیٹھی قوم سیٹھی پیشہ تجارت عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے: (۱) ایک مکان رقبہ ۱۰ مرلے دو کمرے باورچی خانہ اور برآمدہ مالیتی -/۳۰,۰۰۰ روپے (۲) ایک مکان رقبہ ۸ مرلے ۸ کمرے دو منزلہ مالیتی -/۶۰,۰۰۰ روپے کل جائیداد میں سے ۱/۵ حصہ کا مالک ہوں باقی چار حصے بچوں کو دیئے گئے ہیں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: فضل الحق سیٹھی جہلم۔ گواہ شد: عبد القادر سیٹھی نائب امیر جماعت احمدیہ۔ گواہ شد: سید بشیر احمد شاہ صدر موصیان وصیت نمبر ۱۰۵۸۱

مسل نمبر ۲۳۱۱۹

میں مبارکہ بیگم زوجہ فضل الحق سیٹھی صاحب قوم سیٹھی پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زیور طلائی ۱۰ تولہ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے (۲) حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت گھریلو اخراجات از بیٹے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: مبارکہ بیگم۔ جہلم شہر۔ گواہ شد: فضل حق سیٹھی ولد میاں محمد ابراہیم سیٹھی صاحب جہلم۔ گواہ شد: سید بشیر احمد شاہ ولد سید زمان شاہ صاحب صدر موصیان جہلم

مسل نمبر ۲۳۱۲۰

میں بشریٰ عاشی زوجہ محمد سلیمان احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زیور طلائی ۱۱ ۱/۲ تولہ مالیتی -/۶۷۸۵ روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند -/۶۰۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جایا کرے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: بشریٰ عاشی اہلیہ محمد سلیمان احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ۱۲/۴ دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد: محمد سلیمان احمد (خاوند موصیہ) مربی سلسلہ احمدیہ۔ گواہ شد: محمد رمضان احمد کریانہ مرچنٹ گول بازار ربوہ

اپنے بچوں کو دینی تعلیم سے روشناس کرانے
کیلئے
ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ
کے خریدار قبول فرمائیے۔ رسالہ کی سالانہ قیمت دس روپے ہے۔ (مینیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے!
کیور ہیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
دلوکا۔ فون ۶۰۶ ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید)

سال کا ۱/۳ حصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک وقفِ جدید کی وصولی کُل بجٹ کا ۱/۶ ہے۔ یعنی موجودہ رفتار آمد متوقع رفتار سے نصف ہے۔

ہمیں احساس ہے کہ موجودہ پریشان کُن اور اُکھڑے اُکھڑے حالات کے پیش نظر اکثر شہری اور قصباتی جماعتوں کو بہت سی عملی دشواریاں درپیش ہیں لیکن ساتھ ہی اس تاریخی حقیقت کی طرف بھی نظر جاتی ہے کہ کبھی کوئی روک اور کوئی مشکل جماعت کے قدم سُست نہیں کر سکی۔ یہ وہ جماعت ہے جس پر قرآن کریم کی اس آیت کا اطلاق بڑی شان کے ساتھ ہوتا ہے۔ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ کہ یہ لوگ تنگی کے باوجود دینی ضروریات کو ذاتی ضروریات پر ترجیح دیتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ موجودہ دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی یہ مخلص جماعت پوری قوت اور شان کے ساتھ اس آیت کی مصداق ثابت ہوگی اور عہدیدارانِ جماعت غیر معمولی محنت اور کوشش سے کام لے کر گزشتہ کمی کو پُورا فرما دیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق اور جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

مکرم مولوی امام الدین صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی علالت

برادرم مکرم مولوی امام الدین صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کے دل کی حالت آخری ڈاکٹری معائنہ کے مطابق خدا کے فضل سے نارمل ہے۔ البتہ ڈاکٹری ہدایت کے مطابق آپ کو مزید کچھ عرصہ کے لئے آرام کی ضرورت ہے۔ آپ تمام احباب جماعت کو جنہوں نے آپ کو خطوط لکھے ہیں تاحال جواب نہیں دے سکتے۔ آپ اس اعلان کے ذریعہ ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور درخواست دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(خاکسار محمود احمد چیمہ مبلغ انڈونیشیا)

شکریۂ احباب و درخواستِ دُعا

میرے شوہر محترم مولوی محب الرحمٰن صاحب کی رحلت پر بکثرت بزرگانِ سلسلہ، احباب جماعت اور عزیز و اقارب نے ملاقاتوں، تاروں اور خطوط کے ذریعہ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے جن میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد واجب الاحترام بزرگ بھی شامل ہیں۔ محلہ کے متعدد عزیزوں اور بھائیوں نے خاص انہماک کے ساتھ تجہیز و تکفین، تدفین اور مرحوم کے چندہ وصیت کے حساب اور اس کی ادائیگی وغیرہ میں میری بہت مدد فرمائی۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

میں ان سب بزرگوں، عزیزوں اور بہنوں بھائیوں کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں اور ان سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ آئندہ بھی دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات دے، ہمیں صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے بچوں اور مجھے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ میں بھی عرصہ سے بیمار ہوں میری صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(اہلیہ مولوی محب الرحمٰن صاحب مرحوم مکان 45-A/9 دارالعلوم شرقی ربوہ)

ضروری اطلاع ــــــ نیلام عام

صدر انجمن احمدیہ کے صیغہ جات کا شکستہ سامان مورخہ ۲۲/۵/۷۷ بروز اتوار صبح آٹھ بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں نیلام عام کیا جائے گا۔ دلچسپی رکھنے والے احباب تشریف لائیں۔ رقم نقد وصول کی جائے گی۔

سامان دفتری اوقات میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

سامان میں سائیکل، کرسیاں، فوارے، موٹر بجلی اور دودھ والے ڈرم شامل ہیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

کراچی کے احباب کے لئے اعلان

کراچی کے جو دوست اعلانِ ولادت، اعلان نکاح اور اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اپنی فرم کا اشتہار روزنامہ الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہوں اُن سے درخواست ہے کہ وہ مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نمائندہ الفضل کراچی کو جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد احمدیہ ہال میں مقررہ رقم ادا کر کے بروقت اپنا اعلان یا اشتہار شائع کروا سکتے ہیں۔

اسی طرح پُرانے اور نئے خریدار احباب بھی ان کے پاس اپنا روزنامہ الفضل کا چندہ نقد جمع کرا کر اپنے نام اخبار جاری رکھ سکتے ہیں۔ نیز کراچی کے جن احباب کو چندہ الفضل ختم ہونے کی تحریری یاددہانی کرائی جا چکی ہے ان سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر احمدیہ ہال میں نمائندہ الفضل کراچی کے پاس اپنا نقد چندہ جمع کرا کر رسید حاصل کرلیں تاکہ اُن کے نام اخبار جاری رہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(مینجر روزنامہ الفضل)

ضرورت نگران تعمیرات صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کو اپنی تعمیرات کی دیکھ بھال اور نئی عمارتوں کی تعمیر و نگرانی کے لئے ماہرِ فن کم از کم اوورسیر کلاس پاس مستعد اور مخلص دوست کی ضرورت ہے جو اس محکمہ کے افسر صیغہ کی حیثیت سے کام کرے گا۔

تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔ چالیس سال سے کم عمر کے کارکن کو صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق مُفت علاج، رخصتوں، پنشن و P.F کے حقوق حاصل ہونگے۔ چالیس سال سے زائد عمر کے دوست بھی جن کی صحت اچھی ہو درخواست دے سکتے ہیں۔ انہیں بالمقطع الاؤنس پر رکھا جائے گا۔

مرکزِ سلسلہ میں رہائش کے خواہشمند دوستوں کے لئے بہت اچھا موقع ہے۔

درخواست دہندگان اپنی درخواستیں امیر یا صدر مقامی کے ذریعہ معہ نقول سرٹیفکیٹ و عمر جلد بھجوا دیں۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ماہنامہ مصباح ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن۔ دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔ خواتینِ جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز۔۔۔۔ اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملّی فریضہ ہے۔ خریداری بڑھایئے، قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور اعانتِ خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے ــــ بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکرگزار رہے۔

(مدیرہ)

تصحیح

فہرست عطیہ دہندگان نادار مریضان مطبوعہ الفضل محررہ ۲۲ اپریل ۱۹۷۷ء میں سہواً ایک نام غلط چھپ گیا ہے اصل نام یہ ہے:۔

"محترمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ ملک عبدالرحیم صاحب سلیم کوئٹہ"

چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴